THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the February 17, 2025

(346th Session)

Volume II, No. 03

(Nos. 01-05)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume II *SP.II(03)/2025*

No. 03 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Fateha 4
4. Introduction of [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025] 4
5. Introduction of [The Income Tax (Amendment) Bill, 2025] 5
6. Introduction of [The University of Business, Sciences and Technology Bill, 2025] 7
7. Consideration and Passage of [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2025] 8
8. Introduction of [The Pakistan Psychological Council Bill, 2024] 11
9. Introduction of [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025] 11
10. Consideration and Passage of [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023] 12
11. [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024] 13
12. [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2024] 14
    - Mr. Ali Pervaiz Malik, MoS for Finance 19
    - Senator Syed Shibli Faraz 22

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the February 17, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty-nine minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman (Senator Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِۙ(۶) الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَۙ(۷) فِيْۤ اَيِّ
صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَؕ(۸) كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِۙ(۹) وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَۙ(۱۰)
كِرَامًا كَاتِبِيْنَۙ(۱۱) يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ(۱۲) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍۚ(۱۳) وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ
جَحِيْمٍۚۖ(۱۴) يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ(۱۵) وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآىٕبِيْنَؕ(۱۶) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا
يَوْمُ الدِّيْنِۙ(۱۷) ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِؕ(۱۸) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْــٴًـاؕ وَ
الْاَمْرُ يَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ۠(۱۹)

ترجمہ: اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا، جس نے تجھے پیدا کیا، پھر درست اور سیدھا کیا، اور پھر تیری ساخت میں مناسب تبدیلی لایا، جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا، ہر گز نہیں بلکہ تم قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہو اور بے شک تم پر کچھ نگہبان فرشتے مقرر ہیں وہ معزز لکھنے والے ہیں وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بے شک بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے، اس میں وہ قیامت کے دن داخل ہوں گے اور اس

سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور آپ کو کیا معلوم کہ قیامت کا دن کیا ہے؟ پھر آپ کو کیا معلوم کہ قیامت کا دن کیا ہے؟ اس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے کچھ بھی نہ کر سکے گا اور اس دن تمام امور اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوں گے۔

سورۃ الانفطار (آیات ۶ تا ۱۹)

جناب قائم مقام چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ پہلے چھٹی کی درخواستیں لیتے ہیں پھر ان شاء اللہ point of order لے لیں گے۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب بیرون ملک ہونے کی بناپر گزشتہ ۳۴۵ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۷ اور ۲۸ جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب ناسازی طبعیت کی بناپر گزشتہ ۳۴۵ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۴ جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ ۳۴۵ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۴ تا ۲۸ جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ندیم احمد بھٹو صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ ۳۴۵ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۱ جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر ۳۴۴ویں تا ۳۴۶ویں اجلاس کے دوران مختلف تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سید کاظم علی شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ ۳۴۵ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۰ اور ۲۱ جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر انوشہ رحمٰن احمد خان صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۴ جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن صاحب نے بیرون ملک ہونے کی بنا پر مورخہ ۱۳ تا ۲۱ فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۳ اور ۱۴ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر دوست محمد صاحب اور سینیٹر سید مسرور احسن صاحب Rule 243 کے مطابق agenda سے متعلق business ختم ہونے کے بعد آپ point of order پر بات کر سکتے ہیں ابھی نہیں کر سکتے ہیں۔ Order No.2 سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، ان کے بیرون ملک ہونے کی وجہ سے سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب نے درخواست کی ہے کہ اسے موخر کیا جائے۔ سینیٹر صاحب آپ کو بھی time دیں گے، دعا کے لیے بھی time دیں گے۔ ساری دعائیں ہم انہی سے کرواتے رہے ہیں، پچھلے اجلاس میں بھی ان سے دعائیں کروائی ہیں۔ Order No.3 بھی سینیٹر فاروق حامد نائیک کی طرف سے ہے، ان کے

بیرون ملک ہونے کی وجہ سے Order No.3 بھی موخر کیا جاتا ہے۔ جی سینیٹر دوست محمد صاحب آپ دعائے مغفرت کروائیں۔

Fateha

سینیٹر دوست محمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! گزشتہ جمعہ مورخہ ۱۴ فروری کو ہرنائی بلوچستان میں دس مزدور کوئلے کی کانوں میں شہید ہوئے ہیں اور آٹھ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ان سب کا تعلق شانگلہ سوات سے ہے۔ حکومت کو اتنی توفیق نہیں ہوتی کیونکہ یہ مزدور شانگلہ خیبر پختونخوا سے جاتے ہیں، بلوچستان کے پہاڑوں میں پاکستان اور پاکستان کی ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں Security Forces کے جوانوں کی borders پر اور دہشت گردی میں جو شہادتیں ہوئی ہیں اسے بھی ان کے ساتھ club کیا جائے۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب دوسری بات یہ ہے کہ اس کے علاوہ کل میرے علاقے محسود area میں بھی۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ دعا کروادیں۔ شہادت اعوان صاحب آپ دعا کروادیں۔

(اس موقع پر سینیٹر شہادت اعوان صاحب نے ایوان میں دعائے فاتحہ پڑھی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Order No. 3 بھی فاروق ایچ نائیک صاحب کی طرف سے تھا۔ وہ بیرون ملک ہونے کی وجہ سے اس کو موخر کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کو میں نے کہا ہے کہ جب Business شروع ہو جاتا ہے تو پھر Rule 243 کے تحت بات نہیں کی جا سکتی ہے۔ Order No. 4, Senator Samina Mumtaz Zehri Sahiba. جی، پیش کریں۔ ڈاکٹر ہمایون صاحب! آخر میں سب کو time دیں گے۔

Introduction of [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri move for leave to introduce a Bill further

to amend the Mental Health Ordinance, 2001 [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: اس تحریک کی کہیں سے مخالفت تو نہیں ہو رہی ہے؟ اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جی، ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri introduce the Bill further to amend the Mental Health Ordinance, 2001 [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025]. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ Bill متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ Order No. 6, Senator Zeeshan Khan Zada Sahib. جی، پیش کریں۔

Introduction of [The Income Tax (Amendment) Bill, 2025]

Senator Zeeshan Khan Zada: Thank you, Mr. Chairman. I, Senator Zeeshan Khan Zada move for leave to introduce a Bill further to amend the Income Tax Ordinance, 2001 [The Income Tax (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، علی پرویز صاحب۔

جناب علی پرویز (وزیر مملکت برائے خزانہ): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے جو بل پیش کیا ہے اس کے اندر جو appellate tribunals ہیں جہاں پر یہ ساری dispute resolutions and litigations ہوتی ہیں وہاں پر انہوں نے یہ سفارش کی ہے کہ retired officers کو بھی وہاں پر appoint کرنے کی اجازت دی جا سکے۔ جناب چیئرمین! ہمارا اس پر نقطہ نظر یہ ہے کہ پورا کے پورا process جو ہے ایک merit based and transparent انداز میں اشتہار دے کر اس کی placement and hiring کی جاتی

ہے۔ جو retired officers ہوتے ہیں وہ شاید ٹیکس کے قوانین کے ساتھ اس طرح سے update نہیں ہوتے جس طرح متعلقہ وکیل، Chartered Accountants یا حاضر سروس افسران ہوتے ہیں۔ تو اس وجہ سے ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے پیچھے یہ logic ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس تحریک کو میرے خیال میں ایوان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جی، اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر قانون وانصاف): منسٹر صاحب نے اپنا نقطہ نظر دے دیا۔ کمیٹی کو refer کر دیں۔ وہاں پر بہتر طریقے سے اس پر بحث ہوگی۔ کچھ چیزیں judicial system سے ملتی جلتی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: حکومت کی طرف سے جواب آگیا۔ اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جی، سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔

Senator Zeeshan Khan Zada: Thank you, Mr. Chairman. I, Senator Zeeshan Khan Zada introduce the Bill further to amend the Income Tax Ordinance, 2001 [The Income Tax (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: اس تحریک کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ یہ کمیٹی کے حوالے ہو گیا ہے۔ اب اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ ہمارے ہاؤس میں بہت معزز سابق سینیٹر سلیم ضیاء صاحب جو کہ وہیل چیئر پر تشریف لائے ہیں۔ ہم ان کو بھرپور خوش آمدید کہتے ہیں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، Order No. 8. سینیٹر عبدالشکور خان صاحب Order No. 8 پیش کریں۔

Introduction of [The University of Business, Sciences and Technology Bill, 2025]

سینیٹر عبدالشکور خان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں سینیٹر عبدالشکور خان تحریک پیش کرتا ہوں کہ University of Business, Sciences and Technology کے قیام کے لیے قانون وضع کرنے کا بل [The University of Business, Sciences and Technology Bill, 2025] پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، خالد مقبول صاحب۔

ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی (وزیر برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): جناب چیئرمین! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ یہاں پر یونیورسٹی بنانے کے Bills آرہے ہیں لیکن مذکورہ یونیورسٹی کی legal formalities ہی پوری نہیں ہوئیں۔ اس کے بنانے کا کیس HEC کو پیش ہی نہیں کیا گیا ہے۔ اس کو ابھی تک take up نہیں کیا گیا ہے۔ NOC بھی issue نہیں ہوا ہے۔ میرے خیال میں یہ legal formalities پوری کرالیں تو پھر پیش کریں۔ ابھی تو ہم اس کو support نہیں کر پائیں گے۔ اگر یہ ساری formalities fulfill کر لیتے ہیں تو پھر آپ ضرور اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جی، عبدالشکور خان صاحب۔

سینیٹر عبدالشکور خان: یونیورسٹی آف بزنس، سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی کے قیام کے لیے قانون وضع کرنے کا بل، [یونیورسٹی آف بزنس، سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی کا بل، 2025] پیش کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس تحریک کو متعلقہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ Order No. 10, Senator Danesh Kumar Sahib. پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2025]

Senator Danesh Kumar: I, Senator Danesh Kumar move the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2025] passed by the Senate but passed with amendments by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ سب ممبران کا مشترکہ Bill ہے۔ میرے خیال میں کہیں سے بھی اس کی مخالفت نہیں ہو گی۔ اس کو متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: مجھے معلوم تھا اس لیے میں نے متفقہ طور پر اس کو منظور کر لیا۔ جی، وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ بہت اچھی بات کہہ رہے ہیں۔ قومی اسمبلی میں بھی یہی کیا گیا تھا کیونکہ باقی صوبوں میں یہ منظور ہو چکا ہے۔ قومی اسمبلی میں ایک تجویز آئی تھی۔ اگر آپ بھی اس کو رکھنا چاہیں۔ وہ ممبران جو اس enhanced salary کو نہیں لینا چاہتے تو وہ سیکرٹریٹ کو لکھ کر دے دیں۔ Bill تو پاس ہو گیا ہے۔ آپ اس میں سیاست نہ کریں۔ میں عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جو جو مخالف ہیں وہ آفس میں اپنے نام دے دیں۔ سیکرٹری صاحب! آپ ان سے نام لے لیں۔ ان کے نام آپ collect کر لیں۔ Dr. Hamayun Sahib, no cross question. جی، اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! Passage ہو گیا اور یہ Bill pass ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں یا کوئی اور بھی نہیں لینا چاہتا۔ ہم وزیر تو ویسے بھی ابھی تک excluded ہیں لیکن وہ معزز اراکین جو یہ سمجھتے ہیں کہ previous package جو تھا وہ درست تھا۔ ان کے پاس یہ option ہونی چاہیے۔ If they don't want to draw they should inform the Secretariat and they would be happy with the previous package لیکن جو باقی ممبران ہیں ان کو اس میں شامل نہ کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جو جو مخالفت کر رہے ہیں وہ اپنے نام آفس کو لکھوا دیں۔ دفتر والے آپ لوگوں کا نکتہ نوٹ کر لے گا۔ جی، سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: ڈاکٹر صاحب میرے لیے قابل احترام ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! ہم نے صرف اس میں یہ کہا ہے کہ ہم نے National Assembly کے لفظ کی جگہ ہم نے House Committee of the Senate کا نام لکھا ہے۔ اب یہ House Committee of the Senate فیصلہ کرے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ پرائیویٹ بل آیا ہے، آپ لوگوں کی طرف سے۔

سینیٹر دنیش کمار: دوسری، سب سے اہم بات میں بتاؤں، یہاں پر جتنے پی۔ٹی۔آئی کے اراکین ہیں سب نے دستخط کیے ہیں۔ میرے پاس proof ہے، اگر ڈاکٹر صاحب کہیں گے تو میں ان کو دکھاؤں گا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: قانون سازی میں point of order کچھ بھی نہیں ہوتا۔ قانون سازی میں صرف بل ہوتے ہیں۔ ابھی second reading of the bill لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کو دوبارہ rule بتاتا ہوں۔ قاعدہ ۲۴۳ کے مطابق جب بزنس ہوتا ہے، اس کے اندر یہ چیزیں نہیں ہوتیں جو آپ کر رہے ہیں۔ ابھی ہم second reading of the bill لیتے ہیں۔ شق ۲ اور ۳ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا، ان کو ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ۲ اور ۳ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: خاموشی۔ آج آپ لوگ پھنس گئے۔ گھبرانا نہیں ہے۔ محسن صاحب! آپ پھنس گئے ہیں۔ میری تو history گھبرانے والی نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اس طرح نہیں چلے گا۔ جب میں نے آپ کو بتایا کہ Rule 243 کے تحت آپ بیچ میں cross question نہیں کر سکتے۔ قانون سازی میں آپ ایسا نہیں کر سکتے اور آپ نہیں کریں گے۔ آپ نہیں کر سکتے۔ میرے خیال میں 'ہاں' والوں کی تعداد زیادہ ہے، لہٰذا، شق نمبر ۲ اور شق نمبر ۳ کو بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔

شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب میں شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان، لیتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ایک، ابتدائیہ اور عنوان، کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ایک، ابتدائیہ اور عنوان، بل کا حصہ بنائے جاتے ہیں۔ ابھی ہم آرڈر نمبر ۱۱ لیتے ہیں۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب آرڈر نمبر ۱۱ پیش کریں۔

Senator Danesh Kumar: I hereby move that the bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 2025], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: بل منظور کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس چین سے آئے ہوئے ایک بزنس وفد کے اراکین موجود ہیں جو سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب کی دعوت پر سینیٹ کا سیشن دیکھنے آئے ہوئے ہیں۔ ہم انہیں ہاؤس میں بھرپور طریقے سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر ۱۲۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب آرڈر نمبر ۱۲ پیش کریں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! کیا دنیش صاحب والے بل میں آپ نے ہمارا اعتراض ریکارڈ کر دیا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: سارے ریکارڈ ہو گئے۔ پہلے سے بڑا ریکارڈ پڑا ہوا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: یہ ضروری تھا کیونکہ اب یہ ریکارڈ پر آگیا ہے کہ ہم نے oppose کیا ہے۔

Introduction of [The Pakistan Psychological Council Bill, 2024]

Senator Kamran Murtaza: I hereby move that the Bill to provide for the establishment of Pakistan Psychological Council [The Pakistan Psychological Council Bill, 2024], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! بات یہ ہے کہ relevant department نے تو کہا تھا کہ انہیں اس پر اعتراضات ہیں لیکن چونکہ قومی اسمبلی سے pass ہو کر آیا ہے، اس لیے میں استدعا کروں گا کہ اسے کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔ وہ اپنا نقطہ نظر وہاں پر بیان کر دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ بل کمیٹی کو بھجوایا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر ۱۴۔ سینیٹر ناصر محمود آرڈر نمبر ۱۴ پیش کریں۔

Introduction of [The Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025]

Senator Nasir Mehmood: I hereby move that the Bill to establish the Nexus International University of Health Emerging Sciences and Technologies, Islamabad [The Nexus International University of Health Emerging

Sciences and Technologies, Islamabad Bill, 2025] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئر مین: خالد مقبول صدیقی صاحب۔

جناب خالد مقبول صدیقی: جناب چیئر مین! یہ بل قومی اسمبلی سے تو منظور ہو گیا ہے، اس کی legal requirements بھی پوری کر دی گئی ہیں لیکن اس میں کچھ shortfalls ہیں۔ ہائر ایجو کیشن کمیشن یہ سمجھتا ہے کہ اس کسر کو دور کرنے کے لیے اگر آپ اس بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں تو بہت اچھا ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئر مین: چلیں، اس کو بھی متعلقہ کمیٹی کی طرف بھیجتے ہیں۔ آرڈر نمبر ۱۶ سینیٹر فاروق ایچ۔ نائیک صاحب کی طرف سے ہے مگر وہ بیرون ملک ہیں، اس لیے اسے موخر کیا جاتا ہے۔

آرڈر نمبر ۱۸۔ سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب! مہربانی فرما کر آرڈر نمبر ۱۸ پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I hereby move that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئر مین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں نے کمیٹی میں 13B اور 13C کی حد تک request کی تھی، وہ drop ہو گیا تھا۔ Rest, I have no objection.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! اس میں ساری amendments ہو گئی تھیں، ساری discussion ہو گئی تھی۔ سب نے اپنا input دیا تھا اور اس کے بعد یہ وہاں پر unanimously pass ہو گیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی ہم second reading of the bill کر لیتے ہیں۔ شق ۲ تا ۴۔ شق ۲ تا ۴ میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ لہٰذا، میں ان کو ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق ۲ تا ۴ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ۲ تا ۴ کو بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب میں شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان، لیتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ایک، ابتدائیہ اور عنوان، کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ایک، ابتدائیہ اور عنوان، بل کا حصہ بنائے جاتے ہیں۔ ابھی ہم آرڈر نمبر ۱۹ لیتے ہیں۔ سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب آرڈر نمبر ۱۹ پیش کریں۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I, move that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: بل منظور کیا جاتا ہے۔ Order. No. 20. سینیٹر شہادت اعوان Order. No. 20 پیش کریں۔

[The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024]

Senator Shahadat Awan: I, move that the Bill further to amend the Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora Act, 2012 [The Pakistan Trade Control of

Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

منسٹر صاحب اٹھ رہے ہیں۔ شاید وہ دوبارہ میرے اس بل کو oppose کریں گے کیونکہ پہلے بھی دو مرتبہ وہ اسے oppose کر چکے ہیں۔ انہوں نے last time کہا تھا کہ next time اسے پاس کروادیں گے لیکن آج پتہ نہیں کیا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں نے Mover سے request کرلی ہے۔ اس بل میں ہمارے کچھ international conventions کے obligations ہیں، اس حوالے سے ایک matter reconsider ہونا ہے۔ اگر آپ اسے refer back to the concerned Committee کر دیں تو بہتر ہوگا۔

Mr. Acting Chairman: It is referred back to the Committee concerned. Order. No. 22. Senator Mohsin Aziz, please move Order No. 22.

[The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2024]

Senator Mohsin Aziz: I, move that the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے خزانہ۔

جناب علی پرویز ملک (وزیر مملکت برائے خزانہ): شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب نے یہ جو ترمیم پیش کی ہے، اس کے پیچھے ان کی جو نیت ہے، اسے تو میں سراہ سکتا ہوں کیونکہ وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ private sector کے لئے سرمائے کی فراہمی کو بہتر کیا جا سکے لیکن میری نہایت عاجزی سے یہ گزارش ہوگی کہ پہلے آئین کا Article 74 دیکھ لیں۔ اس میں یہ clearly لکھا ہوا ہے کہ اگر State Bank Act میں کوئی ترمیم ہونی ہے تو وفاقی حکومت نے اس کی اجازت دینی ہے اور وہ پھر floor of the House پر پیش ہو سکتی ہے۔ میں یہ بھی

گزارش کروں گا کہ آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھیں کہ اگر یہ consent موجود ہے تو پھر اسے Orders of the Day میں list ہونا چاہیے تھا اور نہ نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ اس میں آئین کی preclusion موجود ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں Article 74 پڑھ دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پڑھیں۔

Mr. Ali Pervaz Malik: The Article 74 of the Constitution states that:

> A Money Bill, or a Bill or amendment which if enacted and brought into operation would involve expenditure from the Federal Consolidated Fund or withdrawal from the Public Account of the Federation or affect the coinage or currency of Pakistan or the constitution or functions of the State Bank of Pakistan shall not be introduced or moved in [Majlis-e-Shoora (Parliament)] except by or with the consent of the Federal Government.

اسے ذرا سیکرٹریٹ بھی دیکھ لے کیونکہ میرا نہیں خیال کہ اسے آج list ہونا چاہیے تھا unless that consent is here.

جناب قائم مقام چیئرمین: چونکہ یہ بل سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب کی کمیٹی میں آیا تھا تو ان سے پوچھتے ہیں کہ وہاں کیا مؤقف تھا؟

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: کمیٹی میں بھی حکومت کا یہی مؤقف تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر برائے قانون۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! سینیٹر محسن عزیز صاحب مجھے بڑے محترم ہیں۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ بل State Bank of Pakistan کے ان functions کے متعلق نہیں ہے جو Article 74 میں covered ہیں but I think it is a very wide statement. Article 74 requires that if any amendment is made in State Bank Act which actually relates to its

functions, and in this Bill, the function to direct the Banks is included, so moving forward without considering this would be a bad precedent. اگر ہم یہ مثال قائم کرتے ہیں تو یہ آئین سے روگردانی ہوگی۔ اسے یا تو defer کرکے relevant Ministry of Finance کو بھیج دیا جائے جو درکار وفاقی حکومت کی اجازت لے یا اس کی withdrawal ہو جائے ورنہ یہ ایک ایسی precedent ہوگی جس سے ایوان کے اختیارات سے تجاوز کی بات آئے گی۔ میری بڑے ادب سے یہ گزارش ہوگی کہ the matter may be deferred, and meanwhile, referred to Finance Division جو اسے دیکھ لے۔ اگر وہ وفاقی حکومت کی consent لیتے ہیں تو اسے دوبارہ بھیج دیں and after that it would be a valid Bill ورنہ یہ withdrawal میں جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال میں اسے سیکرٹریٹ کو دیا جائے جو اسے تکنیکی بنیادوں پر دیکھے۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب! اگر آپ پھر بھی بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میں اسے explain کرنا چاہ رہا ہوں تاکہ اسے ایوان کے ممبران سن لیں۔ دیکھیں یہ House of the Federation ہے۔ یہ بالکل ایک مناسب بات ہے کہ جو بھی سینیٹر کسی federating unit سے آتے ہیں، وہ یہاں اس کے متعلق آواز بلند کریں لیکن ہماری prime responsibility یہ ہے کہ ہم ان federating units کے درمیان harmony, faith, بھائی چارہ اور محبت قائم کریں۔ یہ بل اسی کی ایک شاخ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو federating units کچھ بدگمانیوں میں چلے گئے ہیں اور ان کی کچھ وجوہات بھی ہیں اور یہ بل انہیں دور کرنے کے لئے تھا۔ سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس بل کے ذریعے consolidated fund اور Government exchequer سے ایک پیسہ بھی نہ لیا جا رہا ہے اور نہ دیا جا رہا ہے تو یہ Money Bill تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کے ذریعے کوئی direct tax impose نہیں ہو رہا، اس میں coinage کی بھی بات نہیں ہے اور اس میں پیسے کے حوالے سے یہ بات نہیں ہے کہ کسی کی کوئی prior sanction چاہیے ہو۔ میں اس بل کے متعلق یہ عرض کر دوں کہ پاکستان میں ابھی جو 99 فیصد

private banks ہیں، آپ سن کر پریشان اور حیران ہوں گے اور ضرور خفگی کا اظہار کریں گے کہ ان کا total loan portfolio ایک صوبے جس کا نام خیبر پختونخوا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب! State Minister for Finance and Law Minister دونوں نے کہا کہ یہ ایک اچھا بل ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: اگر آپ کے اور ایوان کے پاس یہ بات سننے کے لئے وقت نہیں ہے اور ہر چیز اس طرح سے آگے لے جائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ مختصر کریں کیونکہ آج ایک لمبا business ہے۔ آگے چلنا ہے۔ ہم تو rules کے مطابق چلیں گے۔

سینیٹر محسن عزیز: دیکھیں آپ ایسا نہ کریں۔ اب آپ بار، بار گھبرا جاتے ہیں۔ آپ بات تو سنیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ آپ مجھے بات نہ کرنے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مختصر بات کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں کس لئے ایوان آتا ہوں۔ اپنی کمر کی تکلیف کی وجہ سے میں چار گولیاں کھا کر اور therapy کروا کر پھر بھی آیا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی آپ اپنی بات پوری کر لیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: No, cross talk please. Order in the House.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! صوبہ خیبر پختونخوا کو banks کے total loan portfolio کا صرف ایک فیصد دیا جاتا ہے۔ میں State Bank of Pakistan کے Board پر اور Provincial Minister بھی رہا ہوں۔ آج سے پچیس سال پہلے یہ 11 فیصد تھا۔ اسی طریقے سے بلوچستان میں یہ 5.5 فیصد تھا اور آج یہ بلوچستان میں 0.35 فیصد اور خیبر پختونخوا میں to be very precise and accurate یہ 0.98 فیصد پر آیا ہے۔ دونوں صوبوں کو ملا کر یہ ڈیڑھ فیصد بھی نہیں بنتا ہے۔ اس لیے یہ بل آیا تھا۔ سینیٹر فاروق ایچ نائیک جو میں سمجھتا ہوں کہ بڑے eminent اور سمجھ دار lawyer ہیں، انہوں نے اس پر یہ تجویز دی تھی کہ پہلے جب ہم resolution لے کر آئے تو یہ بل مختلف تھا۔ Ministry of Finance

والے بھی اس وقت کمیٹی میں موجود تھے۔ میں ایک اور بات بتاؤں کہ یہ بل 22 اگست 2022 کو سینیٹ سے پاس ہو کر جا چکا ہے پھر اس کے بعد جنوری 2023 میں یہ National Assembly میں lay ہو چکا تھا لیکن چونکہ وہاں پی ٹی آئی کی حکومت نہیں تھی تو ہم یہ وہاں پر further process نہیں کرواسکے۔ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ اگر ایک والد کے چار بیٹے ہیں اور وہ دو کو 98 فیصد یعنی زیادہ دے دیتا ہے اور باقی دو رہ جاتے ہیں تو ان میں کیا محبت رہے گی۔

جناب! آپ کے غور، فکر اور سوچ کے لئے میں آپ کو یہ کہتا ہوں کہ یہ دو federating units کون سے ہیں، یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے خون کی قربانیاں اس ملک کو دی ہیں۔ یہ محض پسینے کی قربانی نہیں تھی، اپنے بچوں کی قربانیاں دی ہیں۔ آج آپ اس پر یہ بات کر رہے ہیں۔ میں نہ اسے withdraw کروں گا اور نہ اسے کہیں اور بھجوانا چاہتا ہوں کیونکہ اس سے پہلے 2022 میں جب یہ بل آیا تھا تو چار مرتبہ کمیٹی میں discuss ہوا تھا۔ میں نے اس بل میں ترمیم کی۔ آج یہ بل کیا کہہ رہا ہے، آج یہ بل یہ کہہ رہا ہے کہ the banks may be directed that only 60% of the deposits of that banks should be invested in these provinces. میں businessman ہوں، مجھ پر اللہ کا احسان اور کرم ہے۔ میں جتنی اس کی عبادت کروں، جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے کہ مجھے اب قرض لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کی مہربانی سے میں triple A پارٹی میں آتا ہوں لیکن وہاں پر جو میرے بھائی ہیں، ان کو کہا جاتا ہے کہ تم اٹک کے اُس طرف چلے جاؤ تو loan مل جائے گا، اِدھر نہیں ملے گا۔ کیوں، کیونکہ ان دو صوبوں نے قربانیاں دی ہیں۔ بجائے اس کے کہ وفاق ان دو صوبوں کے پاس جا کر ان کی دل جوئی کرے، جا کر ان کو کہے کہ تم زیادہ پیسے لو تاکہ تمہاری حالات بہتر ہو جائیں، تمہارے ہاں بے روزگاری کم ہو جائے، تمہارے جو بچے دہشت گردی کی طرف جا رہے ہیں، وہ نہ جائیں۔ مجھے یہ بتایا جا رہا ہے کہ کون سا فنڈ ہے اور کون سا نہیں ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میری کمیٹی میں، فنانس کمیٹی میں پیپلز پارٹی نے بھی اس کی حمایت کی تھی، ایک انوشہ رحمٰن صاحبہ نے abstain کیا تھا، objection نہیں کی تھی لیکن بات یہ ہے کہ وہاں پر سارے موجود تھے۔

میں آپ کو بار بار اس لیے کہہ رہا ہوں کہ last tenure میں آپ نہیں تھے، میں تھا، اس میں بھی چار مرتبہ یہ بل کمیٹی کے پاس گیا ہے۔اس میں مختلف ترامیم آئی ہیں اور ترامیم کے بعد یہ final Bill آیا ہے۔اس مرتبہ بھی یہ بل تین مرتبہ کمیٹی میں discuss ہوا ہے۔ میں اسے withdraw نہیں کروں گا۔ میں ضرور چاہوں گا کہ یہاں پر ووٹنگ ہو تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ جناب! آج پنجاب اور سندھ کے میرے ایسے دوست، آج میرے ایسے کاروباری دوست، آج میرے ایسے سیاسی دوست۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے پوری تقریر کی ہے۔ دو چار دوائی کھا کر ماشاءاللہ۔

سینیٹر محسن عزیز: بس ختم کر رہا ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ترقیاتی فنڈز سے بھی ان دو صوبوں کو فالتو بھی چلا جائے، وہ اچھا ہے کیونکہ اب اس بھائی چارے کو promote کرنے کی ضرورت ہے، پاکستان کو ایک اور یکجا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے آپ اس بل پر ووٹنگ کروا دیں، پھر جو مرضی ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی علی پرویز صاحب۔

Mr. Ali Pervaiz Malik, MoS for Finance

جناب علی پرویز ملک (وزیر مملکت برائے خزانہ): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز سینیٹر صاحب نے بڑی جذباتی تقریر کی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو صوبے اس ترقی کی دوڑ میں اگر پیچھے رہ گئے ہیں، ان کی ترقی کرانے میں ہم سب کی دلچسپی ہے۔ میں آپ سے نہایت ہی احترام سے گزارش کروں گا کہ سینیٹر صاحب نے تقریر کی ہے کہ the banks may be directed, جناب! ماشاءاللہ اب selective reading of the Article of the Constitution کا تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی Article کا انہوں نے part reading کی ہے، اس میں آخری حصہ ہے کہ "functions of the State Bank of Pakistan shall not be introduced or moved in Majlis-e-Shoora (Parliament) except by or with the consent of the Federal Government." جناب! یہ دونوں طریقہ کار آئین میں طے کے گئے ہیں، تقاریر سے تو نہیں۔ اگر انہوں نے آئین میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو اس کا بھی طریقہ کار طے ہے۔ اگر انہوں نے وفاقی حکومت سے اس کا approval لینا ہے تو وزیر قانون صاحب نے اس کے بارے میں

statement دے دی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک سیکنڈ کے لیے سینیٹر صاحب اس چیز کا بھی احساس کریں کہ پچھلا سال جو اختتام ہوا تھا، وہ پہلا سال پاکستان کی recent تاریخ میں تھا جس میں پاکستان نے primary surplus کیا۔ اگر primary surplus کیا اور حکومت کو وہ وسائل نہیں چاہیں، یہ تو پھر بھی پرائیویٹ سیکٹر کے پاس جائیں گے نا۔ اس لیے اس چیز کو اتنا simplistically نہ لیں، وزیر قانون صاحب نے طریقہ کار پیش کر دیا ہے، اس کے مطابق آگے لے کر چلے جائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، جواب الجواب نہیں ہوگا کیونکہ میرے پاس دونوں اطراف سے Bills ہیں، اور business ہے۔ دیکھیں حکومت نے اس کی مخالفت نہیں کی، انہوں نے تکنیکی مسائل اٹھائے ہیں اور جب تک آئین کے مطابق تکنیکی مسائل حل نہیں ہوتے۔ اس لیے اس بل کو مؤخر کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگ تشریف رکھیں، پھر میں کروں گا۔ دیکھیں میں اسے اس صورت میں ایوان کے سامنے پیش کروں گا جب آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں گے۔ دباؤ نہ ڈالیں، عون عباس صاحب! آپ بیٹھ جائیں، ووٹنگ کرائیں گے۔ آپ لوگ تشریف رکھیں گے تو میں ووٹنگ کراؤں گا۔ Order in the House, اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ ہمایوں صاحب، ہدایت اللہ صاحب! تشریف رکھیں۔ اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔ جو تحریک کے حق میں ہیں، وہ ہاں میں جواب دیں۔ جو تحریک کی مخالفت میں ہیں، وہ نہیں میں جواب دیں۔ ہاں والے اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ پہلے ہاں والوں کی گنتی کریں۔

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: محسن صاحب! دیکھیں اس کو کسی صوبائیت، زبان، نسل، قومیت اور کسی صوبے کا مسئلہ نہ بنائیں اور ویسے بھی آپ کی ایک مثبت اور تعمیری سوچ ہے۔ ماشاءاللہ آپ لوگوں کا تو دعویٰ بھی ہے کہ ہم پورے ملک میں ہیں تو آپ مہربانی کریں۔ جو مخالفت میں ہیں، وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن! جب یہ لوگ اپنی نشستوں پر

بیٹھیں گے تو پھر بات ہو سکے گی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ دو، چار اراکین ایسے ہیں کہ وہ دو مرتبہ کھڑے ہوتے ہیں تو پھر ان کا ووٹ نہیں ہوگا۔ گنتی کریں۔

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں پھر کہتا ہوں کہ جو اراکین ہاں والے ہیں، وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ دو، دو مرتبہ کھڑے ہو رہے ہیں۔ اب جو اراکین مخالفت میں ہیں، وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اس طرح نہیں ہوگا۔ دو، چار اراکین دوبارہ کھڑے ہو گئے، اس لیے ہم دوبارہ گنتی کرتے ہیں۔ جی وزیر صاحب بتادیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس کو صوبائیت کا مسئلہ نہ بنائیں، یہ صوبائیت کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب آپ بات کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ صوبہ versus صوبہ نہیں ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک آئینی معاملہ ہے جو State Bank کے۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اور حکومت اکھٹے ہو جائیں، جواب تو سنیں، میں Rule کے مطابق کروں گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جو State Bank Law میں ترمیم ہے یا جو Money Bill کی ترمیم ہے یہ میرے آئین میں لکھا ہے کہ وہ۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ وزیر صاحب کا جواب تو سنیں، نیازی صاحب آپ وزیر صاحب کا جواب تو سن لیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وہ جو Money Bill or State Bank Act میں ترمیم ہے اس پر Minister of State for Finance اور میں نے پچھلی تاریخوں میں وضاحت سے محسن عزیز صاحب سے کہا کہ آپ کے Bill کے متن پر کسی کو اعتراض نہیں اور ہم effort بھی کر رہے ہیں کہ اسے بہتر کیا جائے اس کو سیاست کی نذر نہ کریں۔ اس کو سیاست کی نذر کرنے کی بجائے

میں نے انہیں صرف یہ کہا کہ آپ اس کو defer کر دیں تاکہ وزیر خزانہ حکومت کا جو consent ہے وہ لے آئیں۔ اگر یہ Bill پاس کریں گے تو یہ آئین سے رو گردانی ہوگی اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس Bill نے یہاں سے قومی اسمبلی میں جانا ہے۔ یہ آج final passage میں نہیں ہے، اس Bill نے قومی اسمبلی میں بھی جانا ہے, تو میں اس background میں اس وجہ سے یہ کہتا ہوں کہ یہ سیاست کی نذر نہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شور نہ کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ایسی precedence نہ بنائیں جو کہ آئین سے بالاتر ہیں۔ میری آپ سے یہ استدعا ہوگی جیسے وزیر موصوف نے جواب دیا اور میں نے کہا درست ہے آپ اس کو defer کر دیں اور let the relevant division get instructions from Federal Government, جو وفاقی حکومت کا آئین میں لکھا ہے وہ لے کر آ جائیں، اس کے بعد اس پر voting ہو اتنی سی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگ اپنی نشستوں پر بیٹھیں، ان شاءاللہ بغیر دباؤ یا pressure کے Rule and Law کے مطابق اس مسئلے کو حل کریں گے۔ جی سینیٹر شبلی فراز صاحب قائد حزب اختلاف۔

<u>Senator Syed Shibli Faraz</u>

سینیٹر سید شبلی فراز: شکریہ جناب چیئرمین صاحب، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم نے جمعہ کو دیکھا کہ جب ہم PECA Bill پر resolution پیش کر رہے تھے تو اس وقت اگر کسی کو تھوڑی بھی political sense ہوتی تو وہ ہمارا ساتھ دیتے، بجائے اس کے کہ Minister for Parliamentary Affairs quorum point out کرتے، یہ کوئی طریقہ ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ پارلیمانی وزیر خود اپنا quorum point out کر رہے ہیں کہ لوگ نہیں ہیں تاکہ PECA Bill پر resolution defeat ہو جائے۔

دوسری بات جو آپ کو مشورے دے رہے ہیں جس پر آپ نے Article 74 کی بات کی اور اس کو Agenda پر لائے، Minister of State نے بھی Article 74 کا ذکر کیا، تو دیکھیں کہ Article 74 کیا کہتا ہے اور اس کا Article 74 سے تعلق ہی نہیں ہے۔ اس لیے

اگر اس کو پورا پڑھیں تو نہ تو consolidated fund پر اثر پڑ رہا ہے نہ کوئی Tax scheme positionہے nothing of the sort۔

اس کا مسئلہ یہ ہے کہ جب آپ لوگ صوبوں میں جائیں گے جہاں آپ اپنے لوگوں کو جواب دہ ہیں، بلوچستان کے ساتھی ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اس لیے کہ یہ بات across the political lineہے، وہ دو صوبے جو اس وقت دہشت گردی سے نبرد آزما ہیں، وہ لوگ غریب اور لاچار ہیں۔ Private banksکا کوئی تعلق نہیں ہے، private banks are private banksیہ کوئی National Bank کی بات نہیں ہو رہی ہے۔

یہ بات ہو رہی ہے private banks کی کہ انہوں نے اپنا جو ایڈوانس کا port folioہے وہ بڑا bias رکھا ہوا ہے۔ خیبر پختونخوااور بلوچستان کے لوگوں پر کتنی غربت اور دہشت گردی ہے، ہر قسم کی وہاں پر محرومیاں ہیں اور اگر آپ یہ بھی نہیں کر سکتے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو politicsنہیں کرنی چاہیے کیونکہ آپ بالکل غیر سیاسی لوگ ہیں۔آپ غیر سیاسی اس لیے ہیں کہ دو صوبوں کے لوگوں کو جس میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جن سے ہمارا تعلق نہیں ہے لیکن انہوں نے اپنے صوبے کے لیے تمام تر سیاسی مزاحمت کو علیحدہ رکھتے ہوئے اپنا ووٹ دیا، اپنے صوبے کے لیے، اپنے اصول کے لیے، اپنے حقوق کے لیے اور خیبر پختونخوا کا بینک ہے جو کہ deposit تو وہاں سے لے گا لیکن جبadvance کی بات آئے گی تو loan کیوں ایک percent ہے؟ اور بلوچستان کا ایک percent سے بھی کم ہے۔ ہم اپنے صوبوں کوrepresent کر رہے ہیں اور اگر House of Federationمیں یہ طے ہو گیا ہے کہ آپ نے آدھے ملک کو ایک طریقے سے dealکرنا ہے اور آدھے ملک کو دوسرے طریقے سے تو پھر ہمیں کوئی حیرانگی نہیں کہ ہمارے صوبوں میں دہشت گردی کیوں ہو رہی ہے۔اس لیے کہ ہمارا جو بنیادی حق ہے ہمیں اس سے بھی محروم کیا جا رہا ہے۔ چیئرمین صاحب !آپ کا بھی تعلق بلوچستان سے ہے آپ کو چاہیے تھا آپ بھی وہاں پر کھڑے ہو جاتے ،آپ اپنے صوبے کے لوگوں کو جواب دہ ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اصول کی بات ہے کہ Article 74 کااس سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ official یا Government Bill نہیں بلکہ private member Bill ہے، جس کو اس کا پورا حق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کو قانونی طریقے سے دیکھیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: قانونی طریقہ یہ بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے سامنے۔ الیکشن کا رزلٹ announce نہیں کیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کی تقریر کا pressure ڈال کے تو پاس نہیں کیا جا سکتا، rule کے مطابق کیا جائے گا، pressure سے نہیں اور صوبوں کے درمیان نفرتوں اور زبانوں کی بنیاد پر۔۔

سینیٹر سید شبلی فراز: الحمد للہ ہمیں اس House میں 10 سال سے زیادہ عرصہ ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مجھے پتہ ہے کہ آپ اس سے پہلے یہاں پر کیا کرتے رہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ ووٹنگ کرائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں کروں گا۔ میں نے آپ کو بولنے کا موقع دیا ہے، بات کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ اس پر عمل بھی کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔.Order in the House

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ گندی سیاست ہے ایسا نہ کریں، صاف بات کریں۔ میں نے عرض کی ہے وزیر صاحب نے جو بات کی وہ بالکل آئین کے عین مطابق ہے، کسی کو اعتراض نہیں ہے کہ بنکوں کو پابند کیا جائے کہ وہ ہر صوبے میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں جو چھوٹے کاروبار ہیں ان کے لیے قرضے دیں اور صوبوں میں ان کی آبادی کی گنجائش کے مطابق جہاں پر opportunities ہیں۔ یہ function State Bank کا ہے اور state bank کے لیے آئین کا Article 74 کہتا ہے کہ state bank کے functions کو اگر change کرنا ہے تو Federal Government کی اجازت سے Bill move ہوگا۔ یہ غلط آیا ہے، اس میں سینیٹر شہادت

اعوان صاحب کی بھی ایک representation ہے جو Chairman Office میں گئی ہوئی ہے کہ ایسے Bill fix نہ کیے جائیں۔ میری یہ استدعا ہو گی اس کو سیاست کا حصہ نہ بنائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بیٹھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میری استدعا یہ ہو گی کہ ہم آئین سے بالاتر ہو کر ایوان نہیں چلا سکتے، آئین سے بالاتر ہو کر آپ ووٹنگ کے ذریعے پاکستان کا نام بدلنا چاہیں تو کوئی بدلنے دے گا؟ کیا بات کرتے ہیں جو چیز آئین منع کر دے وہ نہیں ہو سکتا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر Ruling دیں اور معاملہ کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ وہ Article 74 کے حوالے سے اس کا فیصلہ کرے کہ یہ Constitutional Scheme کے against ہے۔ معاملے کو کمیٹی میں refer کیا جائے کہ Article 74 کے مطابق اس میں deliberate کریں وہاں پر consent آ جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شہادت صاحب۔ سینیٹر شہادت اعوان کو Mic دے دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں نے 4th November, Senate Secretariat کو ایک letter لکھا ہے۔ اُس letter میں، میں نے لکھا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر شہادت اعوان: ایک سیکنڈ میں آپ دوستوں کا حل نکالتا ہوں۔ اس letter میں، میں نے لکھا ہے اور جناب وزیر صاحب اس کو ساتھ میں آپ بھی پڑھیں۔

> I am writing this letter to apprise you regarding a glitch found in the procedure pertaining to the Introduction of Private Member Bills falling under the provisions of Article 74 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. It is worthy to state here that Article 74 of the Constitution prescribes the procedure regarding Bills containing the provisions of expenditure from Federal Consolidated Fund or withdrawal from the Public Account of the Federation. It states

that such Bills shall be introduced in either House of the Parliament after the consent of Federal Government.

2. Notwithstanding the above position, no such procedure is found within the Senate Secretariat or Rules of Procedure & Conduct of Business in Senate 2012 to deal with the Private Member Bills, comprised of requisites provided in Article 74. Additionally, the Cabinet Committee for Disposal of Legislative Cases (CCLC) constituted under rule 17 (2) of the Rules of Business,1973, also lacks such provision to deal with Private Members Bills. This results in rejection of the Private Members Bills dealt under article 74. In view of the aforesaid the following is hereby recommended:

i. The Secretariat should assist the private members in dealing with such Bills, and co-ordinate with Cabinet Division for getting nod from Federal Government before introduction in the House; and
ii. The CCLC should also add the TORs dealing with Private Member Bills containing the provisions of article 74.

جناب والا! میں نے یہ کہنا ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: وہ pending ہے جیسا بھی ہے Senate Secretariat ہی guide کرے کہ یہ اختیار رکھنا چاہیے تھا یا نہیں؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ہم rules کے مطابق چل رہے ہیں، قانون کے مطابق چلیں گے،اس طرح بالکل نہیں چلیں گے بلکل نہیں چلیں گے صرف rules کے مطابق چلیں گے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں ایسے نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ جو کر رہے ہیں نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی بھی کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ابھی بھی یہی کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: شور سے کام نہیں چلے گا، rules سے کام چلے گا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کر رہے ہو۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: مجھ پر 1 percent کا بھی اثر نہیں ہوگا۔ آپ کے pressure کا مجھ پر آدھا percent بھی اثر نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اس طرح نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی کیا کر رہے ہیں؟ یہی کر رہے ہیں نا اور کیا کر رہے ہیں؟

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کی عادت ہے اور ان کو اس طرح کی training دی گئی ہے۔ آپ کی training یہی ہے اور آپ کی تربیت یہی ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوگا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ ایوان مورخہ 18فروری 2025 بروز منگل صبح ساڑھے گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 18th of February, 2025 at 11:30 a.m.]